السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کی جماعت ہو رہی ہو اور کوئی آدمی بعد میں آئے اور وہ پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی یا اسے لوٹانے پڑے گی ؟ کیا اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر پیچھے لانا حدیث سے ثابت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

: اگلی صف میں اگر جگہ ہو تو پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا نہیں کرنی چاہئے اگر کوئی آدمی اس صورت میں نماز ادا کرے تو اسے نماز دہرانی چاہئے ۔

حدیث میں آتا ہے کہ :

((أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فأمرہ أن یعید))

مصنف بن ابی شیبہ ۲/۱۹۲، ابوداؤد ٦٨٣، ترمذی ۲۳۱، ابن ماجہ ۱۰۰٤)

'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا''

صف میں کسی کو پیچھے کھینچ لانے کے متعلق حدیث صحیح ثابت نہیں ۔

ابنِ عباس سے طبرانی اوسط میں جو روایت پیچھے کھینچ کر لانے کے متعلق ہے اس کی سند میں بشر بن ابراہیم روای نہایت ضعیف ہے جیسا کہ علامہ ابن حجر نے تلخیص الجبیر ۲/۳٧ میں اور امام ہیثمی نے مجمع الزوائد ۲/۹٦ میں ذکر کیا ہے ۔

ہمارے معاشرے میں عام طور پر جو یہ بات معروف ہو رہی ہے کہ جماعت ہو رہ ہو اور صف میں جگہ نہ ہو تو اگلی صف میں سے ایک آدمی نماز کیلئے پیچھے کھینچ کر ساتھ ملالیں ۔ اس کا ثبوت صحیح حدیث میں نہیں اور صف کا منقطع کرنا درست نہیں کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ :

((من وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ))

''جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو ملائے گا اور جس نے اسے منقطع کیا اللہ اسے توڑ دے گا'' ۔ (ابوداؤد)

اور اعادہ صلوۃ والی حدیث اس معنی پر ہی محمول ہے کہ اگلی صف میں جگہ نہ ملے تو پیچھے انفرادی نماز ادا کرے ان شاء اللہ نماز صحیح ہو گی اور اگر اگلی صف میں جگہ موجود ہو اور پیچھے کھڑا ہو جائے تو نماز کا اعادہ کرے ۔ شیخ ابن باز اور علامہ البانی حفظہما اللہ نے یہی موقف اپنایا ہے اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف نقل کیا ہے ۔ ملاحظہ ہو فتح الباری ۲/۲۱۳، سلسلة الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ ۲/۳۲۲، امام مالک، احمد، اوزاعی، اسحاق، ابو حنیفہ اور داؤد ظاہری کا یہی مذہب کہ صف سے آدمی نہ کھینچا جائے ۔ المجموع ٤/۲۹۹)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ